متعدد اہل علم نے قرآن حکیم کے لغات تیار کیے ہیں۔ بعض تو ڈکشنری کے طرز پر اور بعض حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق ہیں۔ بعض نے مفردات کو سامنے رکھا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن مرحوم نے تلاوتِ قرآن حکیم کی ترتیب کے مطابق الفاظ (اسماء، افعال اور تراکیب و کلمات وغیرہ) کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ بعض الفاظ اور کلمات پر مفسرین اور اکابر کی رائے بھی دی ہے۔ انھوں نے ہر اہم کلمے کو درج کرنے کے بعد، پہلے اس کا مصدر یا مادہ (اگر ہو تو) بیان کیا ہے، پھر اس کلمے کی صرفی حیثیت اور نحوی مقام بتایا ہے) پھر اس کے مفہوم میں اہل لغت اور اہل تفسیر سے حوالے نقل کیے ہیں اور جہاں ممکن ہوا ہے وہاں صحیح احادیث سے کلمات کا مفہوم متعین کیا ہے" (ص ۶۰۷)۔ گویا یہ قرآن حکیم کے الفاظ کا ایسا لغت ہے جس میں کہیں کہیں معنی و مفہوم کی وضاحت اور تعین کے لیے مختلف مفسرین سے بھی مدد لی گئی ہے۔

یہ کام بڑی محنت کا تھا جسے مصنفِ مرحوم نے اپنے تبحرعلمی کی مدد سے بخوبی مکمل کیا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن سکول میں مدرس تھے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد دیوبند سے دورۂ حدیث مکمل کیا اور پھر تصنیف و تالیف میں مصروف ہوئے۔

مطالعۂ قرآن اور فہمِ قرآن کے سلسلے میں عام قاری کے لیے یہ ایک مفید معاون کتاب ہے۔ ۱۹۵۶ء کی پرانی کتابت کا عکس شائع کر دیا گیا ہے۔ اگر ازسرِنو مشینی کتابت (کمپوزنگ) کرائی جاتی تو ۶۰۰ صفحات کا یہ لغت چار، ساڑھے چار سو صفحات میں بخوبی سما سکتا تھا اور قیمت بھی کم ہوتی۔ (ر-ہ)

خونِ جگر ہونے تک، صاحبزادہ سید خورشید گیلانی، ناشر: خورشید گیلانی ٹرسٹ، ۲۲-ایچ، مرغزار کالونی، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۳۸۴۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

صاحب زادہ سید خورشید گیلانی مرحوم ایک ممتاز دانش ور، مذہبی مفکر، مصلح اور معروف کالم نگار تھے۔ انھوں نے فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر عمر بھر ملی یک جہتی، عالم اسلام کے اتحاد اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔ اُمت مسلمہ کا ایک فرد ہونا ان کے لیے باعث افتخار تھا خود ان کے بقول "راقم ان لوگوں میں شامل ہے جسے کبھی کوئی گروہی سوچ مسحور نہ کر سکی"۔

زیرنظر کتاب سید مرحوم کے ان ۸۷ کالموں کا مجموعہ ہے جو انھوں نے عمرعزیز کے آخری چار ماہ (فروری تا مئی ۲۰۰۰ء) میں تحریر کیے۔ موضوعات میں تنوع ہے اور عصرِ حاضر کے عالمی اور ملکی مسائل پر ان کی جان دار آرا سامنے آئی ہیں۔ زیرنظر تحریروں میں انھوں نے ''پاکستانی سیاست کے شب و روز''، ''مسئلہ کشمیر''، ''اکیسویں صدی''، ''نواز مشرف ڈیل''، ''نواز شریف کی متوقع واپسی'' اور ''قیادت کا قحط'' اور اسی طرح کے بہت سے عنوانات پر قلم اٹھایا ہے۔ لیکن موضوعی لحاظ سے غالب عنصر اُمت مسلمہ کے احوال کے بارے میں ہے۔ ''ایک ضرورت' ایک نعمت'' مرحوم کی آخری تحریر ہے۔

خورشید گیلانی نے اپنے منفرد اسلوب اور دل کش اندازِ تحریر کے ذریعے نہ صرف دلوں کو متاثر بلکہ مسخر کیا۔ جرأت اظہار ایک عطیہ خداوندی ہے جو انھیں وافر مقدار میں میسر تھا۔ خونِ جگر ہونے تک کی تحریریں اس لحاظ سے اہم اور منفرد ہیں کہ یہ بستر مرگ پر لکھی گئیں جب وہ کینسر جیسے موذی مرض کے سبب موت کے روبرو تھے۔

یہ تحریریں ملّت اسلامیہ کی فلاح و سربلندی کا شعور اور اتحاد بین المسلمین کے لیے ایک جذبہ و ولولہ پیدا کرتی ہیں اور عالمی تناظر میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے اذہان کو نیا رُخ دینے میں مفید ہیں۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

سو ہے' وہ بھی آدمی' عبداللطیف ابوشامل۔ ناشر: منشورات' منصورہ' لاہور-۵۴۵۷۰۔ صفحات: ۳۱۹۔ قیمت: کاغذی جلد (پیپر بیک) ۱۰۰ روپے' مجلد: ۱۲۵ روپے۔

کیا زندگی ایک المیہ ہے؟ نہیں' زندگی تو ایک نعمت ہے۔ مگر پاکستانی معاشرے میں خودکشیوں اور خودسوزیوں کے روز افزوں رجحان کے حوالے سے بلاشبہہ عام آدمی کے لیے زندگی ایک المیہ بن کر رہ گئی ہے۔ گلی کوچوں اور سڑکوں پر اور اخبارات کے صفحات پر بھی ہم ہر روز اُس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ صرف اُس کے ظاہر اور سطح تک محدود رہتا ہے۔ ابوشامل نے زندگی کے المیوں کی تہ میں اُتر کر اُن کے اسباب کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے۔ ہمارا سماج اس قدر بدہیئت اور غیرمتوازن کیوں ہوگیا ہے؟ اس کا اندازہ ابوشامل کی بنائی ہوئی